جلد ۲۳ | مورخہ ۱۳ رمضان ۱۳۵۴ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۰ ردسمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۳۷

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالےٰ پر سچا ایمان پیدا کرو

فرمایا:" جب خدا پر سچا ایمان ہو۔ کہ وہ میری دعاؤں کو سننے والا ہے۔ تو یہ ایمان مشکلات میں بھی ایک لذیذ ایمان ہو جاتا ہے۔ اور غم میں ایک علاج یا قوتی کا کام دیتا ہے۔ ہموم و غموم کے وقت اگر انسان کو کوئی پناہ نہ ہو۔ تو دل کمزور ہوتا جاتا ہے۔ اور آخر وہ مایوس ہو کر ہلاک ہو جاتا اور خودکشی کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ بہت سے ایسے بدقسمت یورپ کے ملکوں میں خصوصاً پائے جاتے ہیں۔ جو ذرا سی نامرادی پر گولی کھا کر مر جاتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا خودکشی کرنا خود ان کے مذہب کی موت۔ اور کمزوری کی دلیل ہے۔ اگر اس میں کوئی قوت اور طاقت ہوتی۔ تو اپنے ماننے والوں کو ایسی یاس اور نامرادی کی حالت میں نہ چھوڑتا۔ لیکن اگر خدا تعالےٰ پر اسے ایمان ہے۔ اور اس قادر کریم ہستی پر یقین رکھتا ہے۔ کہ وہ دعائیں سنتا ہے۔ تو اس کے دل میں ایک طاقت آتی ہے۔" (الحکم ۱۷ ردسمبر ۱۹۰۲ء)

مدینۃ المسیح

قادیان ۸ ردسمبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو سر درد کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ صحت عطا فرمائے۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب معہ اہل و عیال کل گوجرانوالہ سے رخصت پر قادیان تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی بیماری میں خدا تعالےٰ کے فضل سے کمی ہے۔ مگر طبیعت کمزور ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

قادیان کی نیشنل لیگ کور کے ممبروں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ پندرہ سال سے چالیس سال تک کی عمر والے احباب اپنے نام پیش کر رہے ہیں۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۶ دسمبر سے ۸ دسمبر ۱۹۳۵ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے:

۱	سراج الدین صاحب ضلع منٹگمری	۶	محمد یعقوب صاحب ضلع گورداسپور
۲	مستری جمال الدین صاحب ضلع لاہور	۷	رحمت بی بی صاحبہ " "
۳	غلام محمد صاحب "	۸	سردار بیگم صاحبہ " "
۴	احمد دین صاحب	۹	مسٹر ایم۔ بی۔ ماور کویا مالابار
۵	(ایک صاحب جو ابھی اپنا نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے) ضلع لائل پور	۱۰	مسٹر ایم محی الدین کویا "

جلسہ سالانہ کی تاریخوں میں تبدیلی کے متعلق اعلان

جلسہ میں شامل ہونے والے غیر احمدی اصحاب کے متعلق ضروری گزارش

اب کے چونکہ رمضان المبارک کا اختتام ایام جلسہ سالانہ کے بالکل قریب ہوگا۔ اور ممکن ہے عید ۲۸ دسمبر کو ہو جائے۔ اس لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت جلسہ سالانہ کی سابقہ تاریخوں میں اس قدر تبدیلی کی گئی ہے۔ کہ بجائے ۲۶-۲۷-۲۸ کے ۲۵-۲۶-۲۷۔ مقرر کی گئی ہیں۔ تاکہ عید سے قبل جلسہ ختم ہو سکے احباب کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہیئے۔ اور ۲۵ دسمبر تک قادیان پہنچ جانا چاہیئے۔

"الفضل" میں جلسہ سالانہ میں شمولیت کے لئے جو اعلانات شائع ہو چکے ہیں۔ اور جن میں شریف اور متلاشیان حق اصحاب کو قادیان آنے کی دعوت دی گئی ہے۔ ان کے متعلق یہ وضاحت کی جاتی ہے۔ کہ (۱) ایسے اصحاب کو کسی نہ کسی احمدی کی ذمہ داری پر تشریف لانا چاہیئے۔ یا (۲) جنہیں ہماری طرف سے دعوت پہونچے۔ وہ تشریف لائیں۔ یا (۳) جو اپنے طور پر آنا چاہیں۔ وہ تشریف آوری سے قبل اطلاع دیکر دعوت نامہ حاصل کر لیں۔ تاکہ ہم ان کی رہائش وغیرہ کے متعلق انتظام کر سکیں۔ ان تینوں طریق کے علاوہ اگر کوئی آئے گا۔ تو وہ ہمارا مہمان نہیں ہوگا۔ (ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

اخبار احمدیہ

ڈاکخانہ کی پاس بک

ملک عبدالرحیم صاحب اوورسیر حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ کی ڈاکخانہ والی پاس بک ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء کو قادیان میں گم ہوگئی ہے۔ اس روز قادیان میں نہایت کثرت سے مہمان آئے ہوئے تھے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی صاحب انہیں اس کا پتہ دے سکیں۔ تو باعث شکریہ ہوگا۔

سید محمد اسحاق ناظر ضیافت قادیان

درخواستہائے دعا

(۱) خاکسار کے تین بچوں کو کچھ عرصہ سے کالی کھانسی کی شکایت ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے ایک عزیز دوست بابو محمد نواز صاحب سب پوسٹماسٹر کوٹ نجیب اللہ کو ایک مشکل درپیش ہے۔ اس کے دور ہونے کے لئے دعا کی جائے۔ خاکسار سردار خان پوسٹل کلرک حویلیاں ضلع ہزارہ (۲) میں کلکتہ میں چار پانچ دن سے بعارضہ بخار بیمار ہوں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد یار عارف از کلکتہ (۳) میں کئی سال سے طرح طرح کی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ جن میں مالی مشکلات سب سے زیادہ ہیں۔ احباب کشائش رزق اور پختگی ایمان کے لئے دعا فرمائیں۔ ایک احمدی۔ (۴) خاکسار کی اہلیہ سخت بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار محمد دین چک ساہو

دعائے مغفرت

(۱) بحکم ماہ رمضان کو برادرم غلام حیدر خان ساکن ٹانک کی اہلیہ وفات پا گئیں۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار غلام محمد کلرک دفتر پولیٹیکل ایجنٹ

احمدی نوجوان سے

اے کہ ہے منصب ترا اسمانوں سے بلند
اے کہ تو سرچشمۂ احمد سے ہے اقبال مند

سینۂ خاموش میں صد انقلابوں کا ہے جوش
طالع آدم کی بیداری کا پیغام سروش

تجھ سے وابستہ ہے اک فرض مقدر آفریں
راہ منزل میں تری ہے بہرہ دنیا و دیں

شمع اسلام آج اس ظلمت محفل کو دیکھ
اور جہاں میں شورش ہنگامۂ باطل کو دیکھ

ٹوٹ کر شیرازۂ ملت بکھر جانے کو ہے
اور دل مسلم سے اسلامی اثر جانے کو ہے

ذرے ذرے سے ہے طوفان معاصی آشکار
کارواں مایوسئ منزل سے گرم گیرودار

راہ میں تیری اگر خار مغیلاں ہیں تو کیا
بحر میں طوفاں میں بربادی کے ساماں ہیں تو کیا

ڈر نہ جانا ہر مصیبت ہے ترا معیار حق
فوج باطل منتشر کر دے چلا تلوار حق

دل کو ہر دم مشکلوں سے بر سر پیکار رکھ
دولت میراث احمدؑ کا امانت دار رکھ

وقت کو روک اور اپنے فرض کی تکمیل کر
دور ہے منزل ابھی رفتار میں تعجیل کر

ہو رضا مسلک ترا ہو احمدیت دیں ترا
راستی ایماں ترا تبلیغ حق آئیں ترا

"مسلم استی سینہ را از آرزو آباد دار
ہر زماں پیش نظر لا یخلف المیعاد دار" شیخ محمد اقبال

احمدیہ ہوسٹل لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ رمضان ۱۳۵۴ھ

زعماء احرار کی غلط بیانی کی تردید

احراری نمائندہ قادیان کی طرف سے

لیڈران احرار نے چونکہ مباہلہ کے متعلق نہ شرائط طے کیں۔ اور نہ کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ ان کی غرض مباہلہ کرنا نہیں تھی۔ بلکہ اس کی آڑ میں فساد پیدا کرنا تھی۔ اس لئے جب حکومت نے ان کی مفسدانہ تیاریوں اور شورش انگیز حرکات سے آگاہ ہو کر یہ اعلان کیا کہ جب تک اجتماع کی غرض وغایت پر فریقین کا اتفاق نہ ہو جائے۔ اور اس کے متعلق تحریر پیش نہ کی جائے۔ اس وقت تک احرار قادیان میں کوئی اجتماع نہیں کر سکتے۔ تو بجائے اس کے کہ احرار مباہلہ کی شرائط طے کرنے کی طرف توجہ کرتے۔ تاکہ فریقین متحد ہو کر حکومت سے مباہلہ کے لئے اجتماع کی اجازت حاصل کر سکتے۔ انہوں نے اپنے امن شکن اور مفسدانہ ارادوں کی تکمیل کے لئے ایک اور راہ اختیار کرنی چاہی۔ اور وہ یہ کہ اعلان کیا۔ ہم قادیان میں جمعہ پڑھنے کے لئے جمع ہونا چاہتے ہیں۔ چنانچہ احرار کے سکرٹری مسٹر مظہر علی نے گورنمنٹ کو لکھا:۔

"درحقیقت ہمارا مقصد وحید یہ ہے۔ کہ نماز جمعہ قادیان میں ادا کی جائے۔ جس کے بعد ہم پرامن طریق سے واپس ہو جائیں گے"

لیکن کون کہہ سکتا تھا۔ کہ قادیان میں احرار کے جمعہ پڑھنے کی غرض سوائے فتنہ انگیزی کے کچھ اور ہو سکتی ہے۔ قادیان ان کا وطن نہیں۔ ان کی جائے رہائش نہیں۔ ان کا مقدس مقام نہیں۔ بلکہ تمام دنیا جہان کی برائیاں اس کی طرف منسوب کرتے اور اس کی سرزمین کو لعنتی سمجھتے ہیں۔ پھر قادیان میں ان کے اجتماع کا مقصد وحید جمعہ کی نماز ادا کرنا کیونکر ہو سکتا تھا۔ اسی وجہ سے حکومت اپنے پہلے فیصلہ پر قائم رہی۔

جب احرار کو اس طرح بھی اپنے مقصد میں ناکامی ہوئی۔ تو انہوں نے یہ شور مچانا شروع کر دیا۔ کہ "ہمیں نماز جمعہ کی ادائگی سے محروم کر دیا گیا" "حکومت نے مذہب میں مداخلت کی" وغیرہ وغیرہ۔ احرار کے خطیب اعظم نے "جامع احرار" میں اعلان کر دیا۔ کہ "مسلمانوں کو چونکہ نماز جمعہ کے لئے روکا گیا ہے۔ اس لئے شرعی حیثیت سے اب قادیان میں نماز جمعہ اس وقت تک نہیں ہو سکتی۔ جب تک کہ حکومت اپنے غیر منصفانہ احکام واپس نہ لے"

اس فتوے کی ایک اور مولوی صاحب نے اس اجتماع میں بڑے زور کے ساتھ تائید کی۔ اور پھر وہ لوگ جن کی وجہ سے بالفاظ احرار "مسجد ارائیاں میں خلاف معمول نہایت رونق تھی" نماز جمعہ ادا کئے بغیر منتشر ہو گئے۔ اور "مجاہد" کے ذریعہ اس کا ڈھنڈورا پیٹ دیا گیا۔

اس پر بس نہ کی گئی۔ بلکہ لکھ دیا گیا۔ کہ "قادیان ومضافات قادیان کے مسلمانوں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب تک حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری قادیان تشریف لا کر امامت نہ فرمائیں گے۔ اس وقت تک ہم نماز جمعہ ہرگز ادا نہیں کریں گے۔ کیونکہ ہم ان کے پیچھے نماز کی نیت باندھ چکے ہیں۔ حکومت کو چاہئے کہ حضرت امیر شریعت سے تمام پابندیاں دور کر کے ہمیں مذہبی فریضہ ادا کرنے میں سہولت بہم پہنچائے" (مجاہد ۲۷۔ نومبر)

اس کے بعد مختلف رنگوں میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی۔ کہ قادیان میں احرار کو نماز جمعہ پڑھنے سے روک دیا گیا ہے۔ اس کے لئے پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ حتٰے کہ مجلس احرار کے دو دفتر سکرٹریوں نے متحدہ طور پر ۸ دسمبر کے "احسان" میں جو اعلان شائع کرایا ہے۔ اس میں بھی لکھا ہے کہ "حکومت مسلمانوں کا اجتماع نماز کے لئے بھی قادیان میں برداشت نہیں کر سکتی" حالانکہ ادھر یہ لکھا جا رہا تھا۔ اور ادھر احراری خطیب مسجد ارائیاں میں اس کی تردید کر رہا تھا۔ چنانچہ "احسان" نے اپنے اسی پرچہ میں یہ اطلاع شائع کی ہے۔ کہ "قادیان میں ہزاروں فرزندان اسلام نے جو دیہات اور بٹالہ سے آئے ہوئے تھے۔ نماز جمعہ ادا کی۔ ادائگی نماز کے بعد مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی نے زبردست تقریر کی"

گویا ۶ دسمبر کو جمعہ کی نماز احرار نے بغیر کسی قسم کی روک ٹوک کے "مسجد ارائیاں" میں پڑھی۔ اور ہزاروں احراری نہ صرف مضافات قادیان سے بلکہ بٹالہ تک سے اس اجتماع میں شریک ہوئے۔ اور انہوں نے قادیان میں جمعہ پڑھا۔

اس سے ظاہر ہے۔ کہ حکومت نے قادیان میں جمعہ پڑھنے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی بلکہ ان لوگوں کی آمد پر پابندی عائد کی ہے۔ جو ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے خلاف انتہائی عداوت اور دشمنی کا اظہار کر رہے ہیں۔ جن کی بدزبانیاں اور اشتعال انگیزیاں جماعت احمدیہ کے لئے ناقابل برداشت ہو چکی ہیں۔ اور جن کی غرض قادیان میں آنے کی سوائے فتنہ وفساد پیدا کرنے کے اور کچھ نہیں ہے۔ قادیان میں جمعہ پڑھنے کی ضرورت ان کو ہو سکتی ہے۔ جو قادیان میں یا مضافات قادیان میں رہتے ہیں۔ نہ کہ ان کو جو لاہور یا امرتسر یا کسی اور شہر میں رہتے ہیں۔ اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں۔ کہ شہر کے سوائے جمعہ پڑھنا جائز ہی نہیں۔ ایسے مقامات سے اگر کوئی اس بہانہ سے روانہ ہوتا ہے۔ کہ وہ قادیان میں جمعہ کی نماز پڑھنا چاہتا ہے۔ تو یہ ایک ایسی کھلی کھلی فریب کاری ہے۔ جس کے متعلق ایک لمحہ کے لئے بھی کسی کو شک وشبہ نہیں ہو سکتا۔

مولوی عطاء اللہ ... ان دنوں نہ معلوم کہاں مارے مارے پھر رہے تھے۔ اور اس طرح کھوئے گئے تھے۔ کہ مجلس احرار کو ان کا پتہ ونشان بھی معلوم نہ تھا۔ آخر اس گمشدہ "امیر شریعت" کی تلاش کے لئے ترجمان احرار میں مسٹر مظہر علی جنرل سکرٹری مجلس احرار اسلام ہند نے بالکل اسی طرح پے در پے اعلان کرایا۔ جس طرح کوئی بدقسمت باپ اپنے آوارہ مزاج لڑکے کے گم ہو جانے پر اخبارات میں کراتا ہے۔ اور لکھا۔ کہ "حضرت امیر شریعت بہت جلد دفتر مرکزیہ میں تشریف لے آئیں۔ چند نہایت اہم امور کے متعلق ان کی موجودگی دفتر مرکزیہ میں ضروری ہے" (مجاہد ۴ دسمبر)

یہ ساری جدوجہد محض اس لئے کی جا رہی تھی۔ کہ امیر شریعت کو کہیں سے تلاش کر کے قادیان بھیجا جائے۔ تاکہ وہ فتنہ کھڑا کر سکے۔ یا پھر قانون کی خلاف ورزی کر کے احرار کی طرف سے قربانی کا بکرا بن سکے۔ اگر یہ وجہ نہیں تھی۔ تو پھر کیا ضرورت تھی نہایت بے تابی کے ساتھ انہیں تلاش کرنے کی۔ اور کونسی شریعت نے ان کے لئے ضروری قرار دیا تھا۔ کہ ۶ دسمبر کا جمعہ "مسجد ارائیاں" میں ہی پڑھیں۔

لیکن ادھر تو احرار یہ ڈھونگ رچا رہے تھے۔ کہ جب "امیر شریعت" جمعہ پڑھنے کے بہانہ سے قانون شکنی کریں گے۔ تو وہ یہ شور مچا کر مسلمانوں کو مشتعل کرنا شروع کر دیں۔ کہ حکومت نے مذہب میں مداخلت کی ہے۔ اور قادیان میں غیر احمدیوں کو جمعہ پڑھنے سے روک دیا ہے۔ ادھر ان کا اپنا نمائندہ مجلس احرار قادیان کا امیر سینکڑوں لوگوں کے ساتھ نماز جمعہ قادیان میں پڑھ رہا تھا۔ اس طرح احرار کے اس جال کا تانا بانا خود بخود بکھر گیا۔ اور سب کو معلوم ہو گیا۔ کہ نماز جمعہ کی ممانعت کے متعلق ان کا پروپیگنڈا بالکل جھوٹا اور بے بنیاد ہے۔ کاش یہ لوگ اب [illegible] حد سے گزری کذب بیانیوں پر کچھ تو شرمائیں۔

جماعت احمدیہ کی قوت ایثار کا اندازہ

یہ امر واقعہ ہے۔ کہ سلسلہ کے مرکز سے جو بھی تحریک کی جاتی ہے۔ اس کے ہر پہلو پر غیروں کی نگاہیں لگی ہوئی ہیں۔ اور وہ دیکھتے ہیں۔ کہ وہ کامیاب ہوتی ہے یا ناکام۔ اور اس سے وہ جماعت کی قوت اور وحدت کا اندازہ کرتے ہیں۔ پس چالیس ہزار کے قرضہ کی تحریک کو اس لحاظ سے بھی کامیاب بنانا ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ دشمن کی نظروں میں جماعت کے رعب اور وقار پر اس کا اثر پڑتا ہے۔

فرزند علی خان۔ ناظر امور عامہ۔ قادیان۔

ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کے متعلق چند سوالات کے جواب

ضلع لائل پور کے ایک صاحب نے جنہیں معلوم ہوتا ہے سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کے مطالعہ کا کافی موقعہ نہیں ملا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کی اس پیشگوئی کا ذکر کرتے ہوئے جو اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے متعلق کی تھی لکھا ہے۔ کہ "ظاہراً عبدالحکیم خان کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میعاد کے اندر رحلت فرما گئے۔ اور ڈاکٹر مذکور زندہ رہا۔" پھر دریافت کیا ہے۔ کہ اگر عبدالحکیم نے اپنی پیشگوئی کو منسوخ کر دیا تھا۔ تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ۱۹۰۸ء میں رحلت سے چند یوم قبل کیوں اس پیشگوئی کو قبول فرماتے ہیں۔ جیسا کہ حضور چشمہ معرفت ۳۲۲ پر تحریر فرماتے ہیں۔ "آخر میں نے اس کو یعنی عبدالحکیم خان کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی۔ کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا۔ اور خدا اس کو ہلاک کرے گا۔ اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔"

واقعہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر دسمبر ۱۹۰۵ء میں "الوصیت" شائع فرمائی۔ اور اپنی جماعت کو اس امر سے آگاہ کیا۔ کہ آپ کا زمانہ وفات نزدیک ہے۔ یہاں تک کہ بعض رویا و کشوف سے یہ بھی ظاہر ہوتا تھا۔ کہ آپ کی زندگی دو تین سال سے زیادہ باقی نہیں۔ تو عبدالحکیم ڈاکٹر نے اعلان کر دیا کہ "مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔" (کانا دجال صفحہ ۵) ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ عبدالحکیم کا یہ ایک کھلا فریب تھا۔ کیونکہ دسمبر ۱۹۰۵ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام الوصیت شائع فرماتے اور اپنی وفات کے قریب زمانہ میں وقوع پذیر ہونے کی پیشگوئی کرتے ہیں۔ اور اس سے سات ماہ بعد ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو عبدالحکیم پیشگوئی شائع کرتا ہے۔ عبدالحکیم کی اس حرکت کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسے زید کہے کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہونے والا ہے۔ اور بکر یہ سنتے ہی کہے۔ زید کے گھر بچہ پیدا ہوگا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی وفات کی پیشگوئی فرما چکے تھے۔ تو اس کے قریباً سات ماہ بعد عبدالحکیم کا یہ پیشگوئی کرنا کہ حضرت مرزا صاحب تین سال میں وفات پا جائیں گے۔ عیاری۔ چالبازی اور فریب کاری تو کہلا سکتی ہے۔ مگر پیشگوئی کسی صورت میں نہیں ہے۔

بہرحال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جب اس کا علم ہوا۔ تو آپ نے ۱۶ر اگست ۱۹۰۶ء کو ایک اشتہار بعنوان "خدا سچے کا حامی ہو" شائع فرمایا۔ جس میں آپ کے یہ الہامات درج ہیں۔ "خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں۔ اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں۔ ان پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔ فرشتوں کی کھنچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔ پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا۔ رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق" (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۱۵)

ان الہامات کا نتیجہ یہ ہوا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم نے اپنے ہاتھ سے اپنی پیشگوئی منسوخ کرتے ہوئے ایک اور پیشگوئی کی۔ جس میں لکھا۔ "اللہ نے اس کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں سے جو گیارہ جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی دس مہینے اور گیارہ دن کم کر دیئے۔ اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا "مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔" (اعلان الحق و اتمام الحجت و تکملہ صفحہ ۶)

جب عبدالحکیم نے سہ سالہ میعاد کی پیشگوئی کو منسوخ کرتے ہوئے ایک نئی پیشگوئی کی۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۵ر نومبر ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار بنام "تبصرہ" رقم فرمایا۔ جس میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ الہامات میں سے ایک کا ترجمہ ان الفاظ میں فرمایا۔ کہ "میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے۔ کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔" اور پھر یہ اردو الہام درج کیا۔ کہ "میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا" جس کی تشریح ان الفاظ میں کی۔ کہ دشمن جو کہتا ہے۔ کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں۔ یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں۔ ان سب کو میں جھوٹا کروں گا۔ اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا۔ (تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۳۱)

ان الہامات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا۔ کہ عبدالحکیم نے جو یہ کہا ہے۔ کہ چودہ ماہ کے اندر تیری وفات ہوگی۔ میں تیری عمر کو بڑھا کر اُسے ناکام کروں گا۔ اور ہو نہیں سکتا۔ کہ اس کی بات پوری ہو۔ ہمارا ایمان ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ضرور پورا ہوتا۔ اگر عبدالحکیم اپنی پیشگوئی پر قائم رہتا۔ لیکن جس طرح اس نے سہ سالہ میعاد کی پیشگوئی کو خود بخود منسوخ کر دیا۔ اسی طرح اس دوسری پیشگوئی کو بھی منسوخ کر کے اس نے تیسری پیشگوئی کی۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔ "مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ مطابق ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جائے گا۔" (اعلان الحق و اتمام الحجۃ صفحہ ۳۶)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عبدالحکیم کی اس پیشگوئی کا چشمہ معرفت میں جو اس وقت زیر تصنیف تھی ذکر فرمایا اور لکھا "بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے۔ خدا اس کی مدد کرے گا۔"

عبدالحکیم کو ابھی اس تیسری پیشگوئی پر بھی قرار نہ آیا۔ اور اس نے اسے بھی منسوخ کر دیا۔ چنانچہ لکھا۔ "کسی طرح اس (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی بے باکی اور سرکشی میں کمی نہ ہوئی۔ مرزائیوں کا ارتداد اور کفر بے حد بڑھتا گیا۔ جس کی تفصیل کانا دجال کے مطالعہ سے ظاہر ہوگی۔ ایک موقعہ پر بے اختیار میری زبان سے یہ بددعا نکلی۔ اے خدا اس ظالم کو جلد غارت کر اے خدا اس بدمعاش کو جلد غارت کر۔ اس پر ۴ر اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ تک کی میعاد بھی منسوخ کی گئی۔" (اعلان الحق و اتمام الحجۃ و تکملہ صفحہ ۵)

جب عبدالحکیم اپنی تمام پیشگوئیوں کو اپنے قلم سے منسوخ کر چکا۔ تو اس نے آخری پیشگوئی یہ کی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات ۴ر اگست ۱۹۰۸ء کو ہوگی۔ گویا اس نے موت کا ایک دن معین کر دیا۔ اس کا ثبوت ڈاکٹر عبدالحکیم کا وہ خط ہے۔ جو اس نے پیسہ اخبار لاہور اور اہلحدیث امرتسر کو لکھا۔ اور جو پیسہ اخبار میں بالفاظ ذیل شائع ہوا۔

"مکرم بندہ! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ میرے الہامات جدیدہ جو مرزا غلام احمد کے متعلق ہیں۔ اپنے اخبار میں شائع فرما کر ممنون فرما دیں۔

(۱) مرزا ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔

(۲) مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی متبرکہ عورت مر جائے گی۔" والسلام

خاکسار عبدالحکیم خان ایم۔ بی۔ پٹیالہ ۸ر مئی ۱۹۰۸ء

(روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۱۵ر مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

آخر اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کہ "میں دشمنوں کو جھوٹا کروں گا" پورا ہوا۔ اور عبدالحکیم کی یہ آخری پیشگوئی بھی علیٰ رؤس الاشہاد باطل ثابت ہوئی۔ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ان الہامات اور پیشگوئیوں کے مطابق جو الوصیت اور دوسری کتب سلسلہ میں شائع ہو چکی تھیں۔ ۲۶ر مئی ۱۹۰۸ء کو وفات دے کر ثابت کر دیا۔ کہ دشمن اپنی ہر بات میں جھوٹا ہے۔

اس میں شبہ نہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چشمہ معرفت میں عبدالحکیم کی جس پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے۔ اس میں یہی الفاظ آتے ہیں۔ کہ "میں اس کی زندگی میں ہی ۴ر اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا" مگر اس پیشگوئی کو بعد میں عبدالحکیم نے منسوخ کر دیا تھا۔ اور آخری پیشگوئی یہ کی تھی۔ کہ آپ ۴ر اگست کو وفات پائیں گے۔ چنانچہ اس نے پیسہ اخبار اور اہلحدیث امرتسر میں جو الہامات شائع کرائے۔ ان میں یہی الفاظ درج ہیں۔ اور

الفضل کا ہفتہ واری مکتوب جاپان

جاپان اور جاپانیوں کے متعلق چند اہم باتیں

(ٹوکیو ۷ - نومبر بذریعہ ہوائی ڈاک)

جاپان کی آبادی اس وقت نو کروڑ تیرہ لاکھ کے قریب ہے۔ اور اس تیزی سے ترقی کر رہی ہے۔ کہ ہر سال کم و بیش ایک ملین یعنی دس لاکھ نفوس کی زیادتی ہو جاتی ہے ابھی کوئی ایک ماہ ہوا۔ جاپان میں تازہ مردم شماری ہوئی۔ گو اس مردم شماری کے اعداد و شمار ابھی مرتب نہیں ہوئے۔ مگر امید کی جاتی ہے۔ کہ آبادی دس کروڑ تک پہنچ جائے گی۔

جاپانی جزائر کا مجموعی رقبہ اس آبادی کے لئے بہت کم ہے۔ اور اس وجہ سے جاپان میں آبادی بہت گنجان ہے یعنی 60.61 نفوس فی مربع میل۔ اور اگر اس رقبہ کو نکال دیا جائے۔ جو بوجہ پہاڑی ہونے کے انسانوں کی رہائش کے قابل نہیں۔ اور صرف قابل زراعت رقبہ لیا جائے۔ تو آبادی کی اوسط 374.1 فی مربع میل ہے۔

جاپان میں غیر آباد زمین یعنی Waiste Land. بقدر ۱۵۰۰۰۰۰ ایکڑ کے ہے جس میں سے صرف ۱۷۰۰۰۰ ایکڑ قابل زراعت بن سکتی ہے۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ جاپان میں اس کی روز افزوں آبادی کے لئے اور گنجائش نہیں۔ اس لئے جاپانیوں کے سامنے جو اہم معاملات ہیں۔ ان میں سے سب سے ضروری یہ ہے۔ کہ اس بڑھنے والی آبادی کے لئے کہیں جگہ بنائی جائے۔

آبادی کی کثرت کے مسئلہ کو جاپان تین طریقوں سے حل کرنے کی کوشش کر رہا ہے ایک تو اس کی یہ کوشش ہے۔ کہ ملک کی صنعت و حرفت کو اس درجہ ترقی دی جائے۔ کہ جاپانی جزائر زیادہ سے زیادہ آبادی کے متحمل ہو سکیں۔ دوسرے ۔ اس امر کے لئے سعی بہم کی جا رہی ہے۔ کہ جاپانیوں کے لئے بکثرت بعض غیر ممالک میں جا کر آباد ہونے کی اجازت ان ملکوں کی طرف سے مل جائے اس کے ساتھ ساتھ جاپان ان اقوام پر جن کے ہاتھوں میں اس وقت دنیا کے سیاسی حالات کی باگ ڈور ہے۔ شدت کے ساتھ یہ زور دے رہا ہے۔ کہ خدا کی زمین میں سے کچھ حصہ اسے بھی دیا جائے۔

مگر ان تینوں راستوں پر بے شمار مشکلات جاپان کے سامنے ہیں۔ جاپانی مال کی درآمد کے خلاف ہر ملک میں بھاری محصولات عائد کئے جا رہے ہیں۔ اس لئے یہ راستہ قریباً بند ہوتا جا رہا ہے۔ دوسرا طریق جو جاپانیوں کے غیر ممالک میں آباد ہونے کا ہے۔ وہ بھی ان دنوں عملاً مسدود ہو گیا ہے۔ کیونکہ جس ملک میں جاپانیوں کی سب سے زیادہ تعداد جا کر آباد ہو رہی تھی۔ اس نے بھی حال میں ان کی تعداد پر کڑی پابندی لگا دی ہے۔ گزشتہ سالوں کے مقابلہ میں موجودہ پابندی عائد ہونے کے بعد بہت کم جاپانی اس ملک میں آباد ہو سکیں گے۔ یہ ملک برازیل ہے۔ گزشتہ سال ۱۷،۱۰۰ جاپانی برازیل میں آباد ہوئے تھے۔ نئی پابندی کے ماتحت سال رواں میں صرف ۲۸۰۰ جاپانی اس ملک میں داخل ہو سکیں گے۔

دنیا کے باقی تمام ملکوں میں جاپانیوں کے بحیثیت آباد کار داخلہ پر ایسی کڑی قیود عائد ہیں۔ کہ ان ملکوں میں جاپانیوں کا جانا اور وہاں آباد ہو کر خوشحال زندگی بسر کرنا قریباً محال ہے۔ صرف چین کا وہ حصہ جو جاپان کی سرپرستی میں ایک الگ سلطنت بن گیا ہے۔ اور جو سلطنت مانچوکو کے نام سے مشہور ہے۔ ایسا ملک ہے جہاں جاپانیوں کے داخلہ پر اور وہاں مستقل طور پر آباد ہو جانے پر پابندی نہیں اور جاپانی اس ملک میں آباد بھی ہو رہے ہیں۔ مگر مانچوکو کی آب و ہوا جاپانیوں کے موافق نہیں۔ اس لئے مانچوکو کی آسانیوں کے باوجود جاپان کا کثرت آبادی کا سنگین مسئلہ حل نہیں ہوتا۔

تیسری صورت جاپان کے لئے یہ ہے کہ وہ اقوام جو اس وقت دنیا کے سیاہ و سفید کی مالک ہیں۔ وہ اسے کوئی ایسا علاقہ دے دیں۔ جو اس کی بڑھتی ہوئی آبادی کے کام آ سکے۔ جاپان جب لیگ آف نیشنز میں شامل ہوا۔ تو کوئی بعید نہیں۔ کہ اس امید سے شامل ہوا ہو۔ کہ ممکن ہے۔ دنیا کی مہذب قومیں جو اپنی تہذیب کا راگ گاتی ہوئی نہیں تھکتیں۔ وہ میری ضرورت حقہ کا پاس کریں۔ اور یہ بھی قرین قیاس ہے۔ کہ جاپان لیگ سے الگ ہوا۔ تو یہ دیکھ کر ہوا ہو۔ کہ لیگ میں بھی جو نفسا نفسی کا عالم ہے۔ اس کے سامنے کسی مقصد بر آری محال ہے۔

اب دلچسپ سوال یہ ہے۔ کہ موجودہ صورت حالات تابکے۔ جاپان ایک طاقتور ملک ہے۔ جو اپنے جنگی جہاز اور سامان حرب جتنی تعداد میں چاہے تیار کر سکتا ہے۔ فوجی خدمت اس ملک میں ہر صحیح القویٰ مرد پر لازمی ہے۔ ملک میں زندگی کی روح کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ دلوں میں ولولہ، امید اور امنگ ہے۔ ملک کی آبادی اپنے سیاسی لیڈروں کی راہنمائی میں متحد ہے۔ تمام جاپانی اپنے فرماں روا پر بصد شوق قربان ہونے کے لئے تیار ہیں۔ اس لئے بعض قوموں نے روئے زمین کے جو حصے بخرے کئے ہوئے ہیں (اور جن کے متعلق جاپانی یہ خیال کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ یہ تقسیم کسی اصولِ انصاف پر مبنی نہیں) لازمی معلوم دیتا ہے۔ کہ کسی دن صورت حالات سے مجبور ہو کر جاپان کسی زیادہ موثر طریق سے حصول مقصد کے لئے کوشاں ہو۔

مغربی اور گوری نسل کی دنیا ان حالات کو اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی ہے۔ مگر زمانہ جاپان کے لئے کچھ ایسا راس ہے۔ کہ اس کے مخالف عناصر اس وقت تک کچھ نہیں کر سکے۔ اور نہ شاید آئندہ کچھ کر سکیں۔ پس یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ جب بھی جاپان کو موقعہ مل گیا۔ بحر الکاہل کی کایا پلٹ جائے گا۔ جاپان نہایت صبر اور سکون کے ساتھ اس موقعہ کی انتظار میں ہے۔ اور اس کے روز و شب اس گھڑی کے لئے تمام ضروری تیاری اور سامان فراہم کرنے میں وقف ہیں۔

ایک بات قابل ذکر جاپان کے متعلق یہ ہے۔ کہ دوسرے تمام ملکوں کے اندرونی حالات اور ان کے باشندوں کی پارٹی بازی یا سیاسی خیالات اس قسم کے ہیں۔ کہ اگر آج ان ملکوں میں سے کوئی ملک کسی دوسرے کے خلاف اعلانِ جنگ کرے۔ تو خود اس ملک میں ایسے لوگ موجود ہوں گے۔ جو کہہ اٹھیں گے کہ اس موقعہ پر جنگ نہیں کرنی چاہیئے تھی۔ مگر جاپان میں یہ بات نہیں۔ جاپان نے جس دن اور جس قوم کے خلاف بھی اعلان جنگ کیا تمام ملک ایک متحدہ عزم اور ایک آواز کے ساتھ غنیم پر پل پڑے گا۔ اور جاپانیوں کا قومی خاصہ ہے۔ کہ جنگ کے وقت دو ہی باتیں ان کے سامنے ہوتی ہیں۔ یا فتح پانا یا کٹ مرنا۔

نیموگہ میں حیات و ممات مسیح پر مناظرہ

۱۵ - نومبر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں صداقت حضرت مسیح موعود پر ملک محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل نے دو گھنٹے تقریر کی اس پر ایک ہزاروی مولوی صاحب جو اپنے آپ کو بہت بڑا عالم بتاتے۔ اور کہا کرتے تھے۔ کہ اگر کوئی بڑا عالم عربی کا جاننے والا ہو تو میں اس سے بات کروں گا۔ ہمیں مناظرہ کا تحریری چیلنج بھیجا۔ ہم نے اسے فوراً منظور کیا۔ جب انہیں منظوری کا علم ہوا۔ تو انہوں نے فرار اختیار کرنا شروع کر دیا۔ اور جب شرائط اور مضمون مقرر کرنے کے لئے لکھا۔ تو اس کا یہ جواب دیا۔ کہ شرطوں کی کوئی ضرورت نہیں۔ مناظرہ کرنا ہے۔ تو کر لو۔ اس کے بعد ہم ان کی مسجد میں گئے۔ یہاں انہوں نے اس طرح گریز کیا۔ کہ کہا۔ شرطوں کا جواب لکھ کر آپ کے مکان پر بھیجوں گا۔ اس کے بعد غیر احمدیوں نے ایک اور مولوی کو تار دیا۔ مگر وہ بھی نہ آیا۔ آخر جمعہ کے دن اڑھائی بجے ہمیں تحریر ملی۔ کہ مناظرہ کے لئے آؤ۔ ۳ بجے مناظرہ شروع ہوگا۔ اسی اثناء میں مخالفین

یہودیانہ تحریف کے متعلق عذراتِ خام

اخبار الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی تفسیر ثنائی میں سے بعض حوالے نقل کرکے یہ ثابت کیا گیا تھا۔ کہ یہ حوالے مولوی صاحب نے بعد کے ایڈیشن میں سے اس لئے نکال دیئے ہیں۔ کہ ان سے احمدی عقائد کی تائید ہوتی ہے۔ اور اس طرح انہوں نے یہودیانہ تحریف سے کام لیا ہے۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب "اہلحدیث" ۱۵ نومبر میں لکھتے ہیں:۔ "ہر مصنف اپنی تصنیف میں حسب موقع رد و بدل یا بالفاظ دیگر اصلاح کرسکتا ہے۔ اور کرتا رہتا ہے۔ اس کو تحریف نہیں کہتے۔ اس دعوے کی دلیل چاہو۔ تو سنو کلام اللہ ینسخ بعضہ بعضاً"

جواباً عرض ہے۔ یہ تو بے شک درست ہے کہ ہر مصنف اپنی تصنیف میں حسب ضرورت اصلاح کرسکتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں۔ کہ جب کسی حوالہ پر کوئی اعتراض کیا جائے۔ یا مخالف اپنے کسی استدلال کی بنیاد اس پر رکھے۔ تو مصنف اعتراض سے ڈر کر اس حوالہ کو اپنی کتاب سے خارج کردے۔ ہاں فردجرم لگنے سے پیشتر اگر تبدیلی کی صورت اختیار کی جائے۔ تو حرج نہیں پس اگر مولوی صاحب ان حوالجات کو ہمارے استدلال کرنے سے پیشتر نکال دیتے۔ تو ان کا یہ جواب صحیح ہوسکتا۔ ورنہ اب تو ان کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ ایک شخص عدالت میں ایسا بیان دے جس کی بناء پر جج اُسے مجرم قرار دے لیکن جب اس کو سزا ملنے لگے۔ تو وہ کہدے۔ کہ میں اپنے بیان کو بدلتا ہوں۔ کیا کوئی جج اس کی بات قبول کرکے اس کی سزا کو موقوف کردے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس جس طرح یہ بات قابل قبول نہیں۔ اسی طرح مولوی صاحب کا جواب بھی صحیح نہیں۔

پھر اگر مولوی صاحب عیسائیوں کو اور آریوں کے رشی پنڈت دیانند کو اس بناء پر کہ انہوں نے بائیبل یا ستیارتھ پرکاش کے بعد کے ایڈیشنز سے بعض باتیں اس واسطے نکال دی ہیں۔ کہ وہ غلط اور واقعات کے خلاف تھیں۔ اور مسلمان ان پر اعتراض کرتے تھے تحریف کا الزام دے سکتے ہیں۔ تو پھر مولوی صاحب خود اسی فعل کے مرتکب ہوکے اس اعتراض سے کیسے بچ سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے محض احمدیوں کی گرفت اور ان کے زبردست دلائل سے عاجز آکر اور اعتراضات سے ڈر کر تفسیر ثنائی میں سے بعض عبارتیں خارج کیں۔ اور کیونکر بددیانتی کا داغ ان کے چہرہ سے دور ہوسکتا ہے۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں۔ کہ قرآن مجید کی کوئی آیت اس وجہ سے خدا تعالیٰ نے منسوخ کی۔ کہ کافر اس پر اعتراض کرتے تھے۔ اگر ایسا کوئی واقعہ نہیں ہوا۔ تو حدیث کا یہ ٹکڑا کہ کلام اللہ ینسخ بعضہ بعضاً ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکتا

پس اصلاح کردینے کی جو وجہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے پیش کی۔ وہ اسی صورت میں صحیح ہوسکتی تھی۔ کہ احمدیوں کے اعتراضات کرنے سے پہلے اصلاح کرتے۔ ورنہ اس کو کون اصلاح کہہ سکتا ہے۔ کہ جواب سے عاجز آکر عبارتیں نکالنی شروع کردیں۔ تاکہ احمدی ان کو اپنی تائید میں پیش نہ کرسکیں۔ عیسائی بھی تو یہی کرتے ہیں وہ کتاب اللہ کے تراجم پر اعتراض پڑنے پر نئے ایڈیشن میں سے بعض الفاظ و عبارات حذف کردیتے ہیں۔ اور جب ان پر تحریف کا الزام لگایا جاتا ہے۔ تو کہہ دیتے ہیں۔ کہ ہم نے بائیبل کی اصل الہامی زبان میں کچھ رد و بدل نہیں کیا۔ ان تراجم میں تبدیلی کی ہے۔ اور یہ تحریف نہیں۔

اگر فرضی طور پر تھوڑی دیر کے لئے مولوی صاحب کا عذر کہ اصلاح مدنظر تھی۔ مان بھی لیا جائے۔ تو ان کو یہ اعلان کردینا چاہئے تھا کہ میں نے اپنی تفسیر میں سے فلاں فلاں عبارت اس واسطے خارج کی ہے۔ کہ وہ درست نہیں تھی۔ لیکن اعلان بھی نہ کرنا اور چپکے سے عبارت بھی نکال دینا اور مولوی صاحب کے رفقاء کا احمدیوں کو یہ کہکر دھوکا دینا کہ یہ عبارتیں تو تفسیر ثنائی میں ہیں ہی نہیں۔ تم غلط کہتے ہو۔ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ انہوں نے اپنی اغراض کے ماتحت تحریف کی۔ جو یہود وغیرہ کے مدنظر تھی۔ ورنہ ان حوالوں کے نکالے جانے کی کوئی معقول وجہ بتائی جائے۔ بتایئے!

"نظام عالم میں جہاں اور قوانین خداوندی ہیں۔ یہ بھی ہے۔ کہ کاذب مدعی نبوت کی سرسبزی نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔"

اس میں آپ کو کیا غلطی نظر آئی۔ اور اسے آپ نے کیوں اڑا دیا۔

کیا خدا تعالےٰ کا یہ قانون غلط ہے؟ اگر غلط ہے۔ تو آپ نے اس کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی دلیل بنا کر عیسائیوں کے سامنے کیوں پیش کیا تھا۔ اور اب اس بات کا کیا ثبوت ہے۔ کہ آپ کی باقی تین دلیلیں صحیح ہیں؟

اب میں ایک نیا حوالہ پیش کرکے اس کے اخراج کی وجہ دریافت کرتا ہوں۔

تفسیر ثنائی مطبوعہ ۱۸۹۹ء حاشیہ ص۱۰۲ طبع دوم ص۹ میں لکھا ہے:۔ "جو شخص ستر برس سے متجاوز ہو۔ جیسے خود بدولت مرزا صاحب بھی ہیں" مولوی صاحب بتائیں۔ اسے آپ نے کیوں نکالا۔ کیا اس وقت آپ نے قرآن کی تفسیر کرتے ہوئے یہ جھوٹ لکھا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السّلام ستر برس کے ہوچکے ہیں۔ اور اگر اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی عمر ستر برس سے کم تھی تو آپ نے ستر کیوں لکھی۔ صحیح عمر کیوں نہ لکھی۔

مولوی صاحب نے اس حوالہ کو محض اس لئے خارج کیا ہے۔ کہ اس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی عمر ۷۰ سال سے زیادہ ثابت ہوتی ہے۔ اور اپنی عمر کے متعلق حضور کی پیشگوئی ثمانین حولاً او قریباً من ذالک کے پورے ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ چونکہ مولوی صاحب اس حوالہ کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے متعلق کوئی اعتراض نہیں کرسکتے تھے اسلئے اس کو اصل کتاب سے ہی خارج کردیا۔ مولوی صاحب بتائیں کیا اس عبارت کو نکالنے کی سوائے اس کے کوئی اور وجہ ہے؟ کیا یہودی اسی طرح نہیں کیا کرتے تھے۔ پھر ان باتوں کے ہوتے ہوئے اگر ہم نے آپ کو مثیل یہود قرار دیا ہے۔ تو کیا برا کیا ہے۔

مولوی صاحب نے اپنی بددیانتی اور یہودیانہ تحریف پر پردہ ڈالنے کے لئے ہمارے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام پر بھی تحریف کا ناپاک الزام لگایا ہے۔ اور اپنے نامۂ اعمال کو سیاہ کرنے کی مزید کوشش کی ہے۔ اس کا جواب بھی پیش کیا جائے گا انشاء اللہ فانتظر۔

(خاکسار محمد صدیق امرتسری "جامعہ")

ڈی بی پرائمری سکول قادیان کا اول مدرس

اخبار احسان ۲۰ نومبر میں مولوی محمد اسد اللہ صاحب اول مدرس ڈی بی پرائمری سکول قادیان کے متعلق صریح دروغگوئی سے کام لیتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ کہ مولوی صاحب مذکور مقامی نیشنل لیگ کی احمدیہ کور میں سکول ٹائم کے وقت اپنی حاضری لگا کر پریڈ کرنے چلے جاتے ہیں۔ حالانکہ پرائمری سکول میں حاضری مدرسین کا رجسٹر ہی نہیں ہوا کرتا۔ میں اہل السنت والجماعت سے تعلق رکھتا ہوں۔ میں نے خود دفتر نیشنل لیگ سے دریافت کیا۔ تو معلوم ہوا کہ نیشنل لیگ کی کور میں کوئی سرکاری ملازم بطور ممبر شامل نہیں ہوسکتا۔ یہی وجہ مولوی صاحب مذکور کا نیشنل لیگ کے ساتھ کبھی قسم کا تعلق نہیں۔ چونکہ میں یہاں دو دل سے سرکاری ملازم ہوں۔ اسلئے صداقت کے اظہار اور اپنے تجربہ کی بناء پر کہہ سکتا ہوں۔ کہ جو کچھ "احسان" میں لکھا گیا ہے۔ اس سے...

جماعت احمدیہ کے زیر انتظام تمام ہندوستان میں سیرۃ النبیؐ کے شاندار جلسے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں مخلصانہ تقریریں

لجنہ اماء اللہ حیدرآباد (دکن)

۲۴ر نومبر جلسہ سیرت النبی جوبلی ہال میں زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ ہمایوں مرزا صاحب بیرسٹرایٹ لاء منعقد کیا گیا۔ جس میں ایک سو کے قریب خواتین شامل ہوئیں۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد زینب بیگم بنت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر مضمون سنایا اس کے بعد صغریٰ بیگم صاحبہ ملکوت بیگم صاحبہ نظامی اور اہلیہ مولوی عبدالحی صاحب نے تقریریں کیں۔ جلسہ بعد دعا برخاست ہوا۔

راقمہ بشیر واتہ اللہ بیگم سکرٹری لجنہ اماء اللہ حیدرآباد دکن

کوہ مری

۲۴ر نومبر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا جلسہ زیر صدارت جناب چودھری عبداللہ خان صاحب انسپکٹر کواپریٹو سوسائٹیز منعقد ہوا۔ لالہ ہر بھگوان صاحب سردار اندر سین صاحب بی۔ اے تحصیلدار مری اور خاکسار نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم پر تقریریں کیں۔

خاکسار عبدالرحمن خاکی بی اے

رائچور

۲۴ر نومبر ۱۹۳۵ء جلسہ سیرت النبی زیر صدارت جناب مولوی غلام غوث خان صاحب اول تعلقدار ضلع پینیا تھیٹر میں منعقد کیا گیا۔ مسلمانوں کے علاوہ ہندو اصحاب بھی کثرت سے شریک ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مسٹر رئیس سدرابیا صاحب وکیل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمنوں کی اذیتوں کے مقابلہ میں صبر کے عنوان پر تقریر کی۔ اور آپ کی زندگی سے آپ کے انتہائی صبر و استقلال کی مثالیں پیش کیں۔ اس کے بعد مولوی محمد یعقوب صاحب اور جناب پیر محمد صاحب نے تقریریں کیں۔ آخر میں صاحب صدر نے تقریر کی جس

میں آپ نے سب سے پہلے انجمن احمدیہ رائچور کو جلسہ سیرۃ النبیؐ کے انعقاد پر مبارکباد دی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت اسلام کے متعلق مساعی کا اعتراف کیا۔ اور جماعت احمدیہ کو اس بارے میں مبارکباد کا مستحق قرار دیا۔

خاکسار محمد عبدالرحیم سکرٹری انجمن احمدیہ رائچور

بھاگلپور

جماعت احمدیہ بھاگلپور کے زیر اہتمام کالجیئٹ سکول کے ہال میں جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت پروفیسر بیرچند صاحب ستھا ایم۔ اے منعقد کیا گیا۔ شہر کے ہندو اور مسلمان معززین کثرت سے شریک جلسہ ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مولوی عبدالماجد صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ پر تقریر کی۔ اس کے بعد جناب بابو گوبند سہائی صاحب ورما ایم اے بی۔ ٹی ہیڈماسٹر کالجیئٹ سکول نے آپ کے فضائل بیان کئے۔ ازاں بعد جناب بابو ایشوری نندن پرشاد صاحب وکیل اور مسٹر رادھا کانت مسرا اسسٹنٹ کمشنر محکمہ انکم ٹیکس صوبہ بہار نے انگریزی میں نہایت دلچسپ تقریریں کیں آخر میں صاحب صدر نے انگریزی میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بیان کرتے ہوئے حاضرین کو جس میں مختلف مذاہب کے لوگ شامل تھے۔ آپس میں صلح و محبت سے زندگی بسر کرنے کی تلقین کی۔

خاکسار محمد نذیر الحق سکرٹری انجمن احمدیہ بھاگلپور

بورگنہ (ضلع باریسال)

۲۴ر نومبر جماعت احمدیہ بورگنہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم خاص محل سندر بن رقبہ میں منعقد کیا گیا۔ مقامی سب رجسٹرار جلسہ کے صدر تھے۔ خاکسار اور تین اور اصحاب کے علاوہ ہیڈماسٹر صاحب بورگنہ مسلم ہائی سکول نے ایک ہندو ٹیچر اور

سید جعفر رضا صاحب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔

خاکسار قاضی خلیل الرحمن بی۔ اے بی۔ سی ریکا

پونچھ

۲۴ر نومبر جماعت احمدیہ پونچھ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم زیر صدارت جناب حسام الدین صاحب جنرل سکرٹری انجمن اسلامیہ پونچھ منعقد کیا گیا۔ جس میں متعدد احباب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔ مقررین میں سے بابو روپ لال صاحب پلیڈر ہائیکورٹ پونچھ مولوی کرم دین صاحب صدر انجمن اہل حدیث خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

خاکسار نواب علی خان سکرٹری جماعت احمدیہ پونچھ

مونگھیر

۲۴ر نومبر جلسہ سیرۃ النبی ٹاؤن ہال مونگھیر میں منعقد کیا گیا۔ جلسہ کے صدر مولوی محمد ظریف صاحب ایم۔ اے بی۔ ایل تھے۔ جنہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں بیان کیا۔ کہ حضرت امام جماعت احمدیہ کی غرض ان جلسوں سے یہ ہے۔ کہ غیر مذاہب کے لوگ بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم کے صحیح حالات معلوم کر کے ان غلط فہمیوں کو جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق ان لوگوں کے دلوں میں پیدا ہو چکی ہیں دور کریں اور اس طرح مختلف مذاہب میں صلح و اتحاد کی روح پیدا ہو جائے۔ جناب عبدالباقی صاحب ایم۔ اے نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے نظیر صبر کی مثالیں بیان کیں۔ اس کے بعد مولوی خلیل احمد صاحب نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر ایک مبسوط تقریر کی۔ حاضرین ہمہ تن گوش ہو کر تقریریں سنتے رہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

خاکسار عبدالغفار سکرٹری انجمن احمدیہ مونگھیر

ڈنگہ

۲۴ر نومبر جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت سردار بنتا سنگھ صاحب اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے اپنی تقریر میں حضور سرور کائنات محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق حسنہ یتیموں سے آپکا حسن سلوک اور مخالفین کی اذیتوں کے مقابلہ میں آپ کے بے نظیر صبر پر کی۔

آخر میں صاحب صدر نے اپنی اختتامی تقریر میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کی بہت تعریف کی۔ اور حاضرین کو آپ کے نمونہ پر چلنے کی تلقین کی۔

خاکسار عطاء محمد سکرٹری

راہوں

۲۴ر نومبر جماعت احمدیہ راہوں کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ زیر صدارت جناب چودھری [illegible] خانصاحب صدر بلدیہ منعقد کیا گیا۔ جس میں معززین مثلاً ذیلدار نمبردار میونسپل کمشنر صاحبان نہایت شوق سے شریک ہوئے۔ مضافات سے لوگ بھی شریک جلسہ ہوئے۔ حاجی غلام محمد صاحب میاں عطاء اللہ صاحب پلیڈر مہدی غلام مرتضےٰ خانصاحب میونسپل کمشنر جناب امیر صاحب پنشنر سب انسپکٹر پولیس نے بعد دیگرے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں کیں۔

خاکسار محمد عیسیٰ خان سکرٹری تبلیغ کرام

مہگاؤں (سی پی)

جماعت احمدیہ مہگاؤں کے زیر انتظام ۲۴ر نومبر جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ مقامی ہندو اور مسلمان کافی تعداد میں شریک جلسہ ہوئے اور آخری وقت تک دلچسپی سے تقریریں سنتے رہے۔

خاکسار محمد یونس

ملتان

۲۴ر نومبر۔ جلسہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم زیر صدارت جناب شیخ فضل الرحمن صاحب مسجد احمدیہ میں منعقد ہوا۔ جس میں پروفیسر محمد عبدالقادر صاحب ایم۔ اے نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال صبر اور استقلال اور آپ کا یتیموں کے ساتھ حسن سلوک پر دلچسپ تقریر کی۔

(نامہ نگار)

بہتوں کا بھلا اس کے پڑھنے سے ہو گا!

ناظرین میں نہ تو اشتہاری حکیم ہوں نہ ڈاکٹر بلکہ ایک معمولی کلرک ہوں۔ بدقسمتی سے میں اپنی جوانی میں عادات قبیحہ کا شکار ہو گیا جس کے نتیجہ بد سے میں بالکل بے خبر تھا۔ اچانک عرصہ ڈیڑھ سال کے بعد مجھے نا طاقتی کے نامراد امراض جو اس قبیح عادت کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ لاحق ہو گئے۔ بے انتہا شکایتوں کے سبب میرا چہرہ دن بدن لاغر اور زرد ہونے لگا دوست احباب میری زردگی کا سبب پوچھتے تھے۔ مگر میں کسی کو اپنی حالت سے آگاہ کرنا مناسب نہ سمجھتا تھا۔ در پردہ لاہور اور دیگر شہروں کے بڑے بڑے ڈاکٹروں اور حکیموں سے جن کے لمبے چوڑے اشتہاروں کی کوئی حد نہ تھی۔ ادویات منگوا کر استعمال کرتا رہا۔ لیکن بالکل بے سود خاک بھی فائدہ نہ ہوا۔ بلکہ علاوہ خرچ کے کئی ایک اور تکلیفوں کا سامنا کرنا پڑا سخت مایوس رہنا پڑا اس مایوسی کی حالت میں میں زندگی کو موت پر ترجیح دیتا تھا۔ اتفاقاً خوش قسمتی سے مجھے ایک ملازمت میں نیپال جانا پڑا سنہ ۱۹۱۷ء میں لاہور سے نیپال روانہ ہوا۔ اور ایک دو جگہ ٹھہر تا نیپال کے مشہور شہر کھٹمنڈو میں اترا میرے ساتھ ایک **فقیر خضر صورت** بھی ایک روز پہلے کے اس مقیم تھے مجھے پوچھنے لگے کہ تم اداس اور تمہاری شکل مریضوں کی سی کیوں ہے میرے پر درد دل نے اس **فقیر خضر صورت** رہنما کے سامنے اپنا ماجرا کہہ ڈالنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ میں نے بے کم و کاست اپنی تمام سرگزشت کا کچا چٹھا بیان کر کے یہ بھی کہہ دیا کہ میں اب زندگی سے تنگ آ کر خودکشی کرنے پر آمادہ ہوں اس فقیر صاحب کمال نے از راہ شفقت میرے حال زار پر رحم فرما کر ایک نسخہ کھا نیکے لئے مقوی گولیوں کا اور دوسرا کمزوری دور کرنے کے لئے مالش کا بتایا چنانچہ میں نے حسب ارشاد اس صاحب کمال کے چند ایک جنگلی جڑی بوٹیاں اور کئی ایک ادویات بازار سے خرید کر جو کیمیا کو رو برو اس صاحب کمال کے تیار کر کے استعمال کرنا شروع کیا۔ **ناظرین میں اپنے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ کہہ رہا ہوں** کہ تھوڑے ہی روز میری تمام شکایتیں جو ایک ایسے مریض کو لاحق ہوا کرتی ہیں رفع ہونی شروع ہو گئیں۔ اور میں اپنے آپ کو بچہ خوش قسمت فرد کہنے کا مستحق ہو گیا۔ اگرچہ مجھ کو چند ہی روز کے استعمال سے نمایاں فائدہ ہو گیا۔ مگر میں نے حسب ارشاد اپنے محسن کے ۲۱ روز تک پرہیز اور علاج جاری رکھا میں ہر روز تین سیر دودھ بآسانی ہضم کر لیتا تھا میرا چہرہ بارونق بدن مضبوط اور بینائی طاقتور ہو گئی۔ اور تمام امراض کافور ہو گئے۔ گویا کبھی ہوئے ہی نہ تھے۔

لاہور واپس آ کر باقی ماندہ دوائی کا کئی ایک مایوس الصحت مریضوں پر تجربہ کیا۔ چنانچہ ہر قسم کی کمزوری وغیرہ کے لئے اکسیر بڑھ کر پایا۔ اب کئی ایک دور اندیش اصحاب کے اصرار پر اور عوام کے فائدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ اشتہار بغرض رفاہ عام دیا جاتا ہے۔ جو اصحاب اس شرمناک اور قبیح عادت کا شکار بن کر اپنے قویٰ زائل کر چکے ہوں۔ اور سینکڑوں روپے علاج و معالجہ پر صرف کر کے بھی مایوس ہو چکے ہیں۔ وہ اس قلیل القیمت اور سریع التاثیر دوائی کو استعمال کر کے صحت یاب ہو جائیں۔ اور خدا کے فضل کے گیت گائیں۔ قیمت صرف لاگت اور خرچ اشتہارات پر ہی اکتفا کیا ہے ذاتی فائدہ بہت کم لحوظ ہے۔ **قیمت فی شیشی روغن مالش (جو صحت کیلئے کافی ہے) تین روپیہ آٹھ آنے۔ قیمت مقوی اعصاب نیپالی گولیاں فی شیشی جس میں سات یوم کی ۲۸ خوراک موجود ہیں۔ صرف دو روپے آٹھ آنہ عہ** جملہ امراض مخصوصہ کے مریضوں کے لئے یہ گولیاں از حد مفید ہیں۔ اور سادہ رفتار کمزوری کے سوا خواہ کسی قسم کی کمزوری کا مرض کیوں نہ ہو تین شیشی مقوی اعصاب گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے اس دوائی کے استعمال سے کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی اس دوائی میں کسی کشتہ وغیرہ کی آمیزش ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس دوائی کے استعمال کے بعد کسی دوائی کی ضرورت نہ رہے گی۔ مکمل بکس کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ مکمل بکس میں تین شیشی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش ہو گی **مکمل بکس کی قیمت دس روپے** دو مکمل بکسوں کی قیمت صرف ۱۹ معمولی کمزوری کیلئے دو شیشیاں نیپالی گولیاں اور ایک شیشی روغن مالش کافی ہے۔ آخر میں یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس اشتہار کے نکالنے سے میری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے اور نہ ہی بفضل خدا معنوعی یا جعلی اشتہار شائع کر کے پبلک سے روپیہ کمانے کی خواہش ہے۔ بلکہ ہر خاص و عام کے فائدہ کو مدنظر رکھ کر اور احباب کے اصرار سے یہ اشتہار بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔ تندرست اصحاب بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کیونکہ اس کے استعمال سے بدن میں خون صالح پیدا ہوتا ہے۔ کاہلی اور سستی دور ہو جاتی۔ بدن میں چستی آتی ہے۔ طبیعت ہر وقت ہشاش بشاش رہتی ہے۔ اس لئے وہ تمام مریض جو ہر جگہ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ ان گولیوں کا استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ ان تمام مخفی دکھوں کا تمام دنیا کی دوائیوں سے عجیب و غریب علاج ہے۔ ضرور تندرست اصحاب کو تجربہ کرنا لازمی ہے۔

ملنے کا پتہ

شیخ غلام احمد۔ محلہ پیر گیلانیاں موچی دروازہ لاہور

اخبار زمیندار لاہور

اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہو گا۔ ہم خوشی کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ شیخ صاحب کی مشہور و معروف دوائی کے ہزارہا صحت یافتہ لوگوں کے خطوط کے مطالعہ سے اس دوائی کی عظمت اور خوبی پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے۔ مردانہ بیماریوں کے مریض شیخ غلام احمد محلہ پیر گیلانیاں لاہور کی بے نظیر دوائی سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔ عرصہ ۴ سال سے اس دوائی کا اشتہار ملک کے معزز اخبارات میں شائع ہوتا ہے (منیجر صیغہ اشتہارات) ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء

جناب ڈاکٹر سیتارام صاحب میڈیکل آفیسر

آئی۔ سی ڈسپنسری بادن رحیدر آباد سندھ۔ میں نے آپ کا وی پی جس میں تین شیشی نیپالی گولیاں اور ایک شیشی نیپالی تیل تھا۔ وصول کر کے ایک مریض پر تجربہ کیا۔ آپ کی دوائیوں نے مریض کو بالکل تندرست کر دیا۔ مہربانی کر کے ایک پارسل اور روانہ کر دیں۔ میں نے اپنے مریضوں میں آپ کی دوائی کا چرچا شروع کر دیا ہے۔ واقعی اکسیر صفت دوا ہے۔

تجربہ کرنے پر اکسیر ثابت ہوئی ہیں

جناب شیخ صاحب السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ میں آپ کی دوائی جو آپ کے شفاخانہ سے لایا۔ وہ گولیاں اور روغن مایوس العلاج مریض پر تجربہ کرنے سے اکسیر ثابت ہوئی ہیں۔ ہم آپ کی محنت اور سچائی کے تہ دل سے مشکور ہیں۔

حکیم شیخ عبید اللہ گجرات۔

جناب حکیم علاؤ الدین صاحب

شیر گڑھ سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے میرے زیر علاج مریض عرصہ چار سال سے صحت یاب ہو گئے ہیں میں آپکی دوائی کو اکسیر سے بڑھ کر زود اثر مانتا ہوں۔ دو مریضوں کے لئے دو مکمل بکس میرے نام روانہ کر دیں۔

اخبار لاحول

"اس کے پڑھنے سے بہتوں کا بھلا ہو گا" اس عنوان سے ایک اشتہار سالہا سال سے اخبارات میں شائع ہو رہا ہے ہم نے اسے اپنے ایک نہایت ہی مایوس از کار رفتہ دوست پر آزمایا۔ واقعی تیر بہدف پایا۔

جناب ڈاکٹر مکرجی صاحب

پنیا بنگال سے تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کی دوائی سے دو مریض اور تندرست ہو گئے ہیں واقعی آپ کی دوائی بہت مفید ہے۔ ایک مکمل بکس ایک مریض کے لئے اور روانہ فرمائیں۔

آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے

جناب شیخ صاحب السلام علیکم۔ چند یوم ہوئے۔ کہ آپ سے ایک شیشی مقوی اعصاب گولیاں منگا کر استعمال کیں۔ واقعی ان کے استعمال سے میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں۔ آپ کی دوا بہت قابل تعریف ہے۔

منشی فضل الدین کارخانہ دھاریوال

وصیتنیں

نمبر ۴۴۲۹ :- منکہ خیر دین ولد نبی بخش صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۹/۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت ایک پختہ مکان واقع محلہ دار الفضل قادیان ضلع گورداسپور ہے۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت دو سو چالیس روپیہ بعد وضع ٹیکس وغیرہ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بمد وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرتا رہونگا۔ نیز میری وفات پر جو میری جائیداد ثابت ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی جائیداد کا کل حصہ وصیت یا اس کا کوئی جزو یا اس کی قیمت حوالہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو میرے ترکہ میں سے وہ حصہ یا جزو حصہ ادا شدہ شمار ہوگا۔
العبد :- خیر الدین بقلم خود سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ اردو نارمل سکول حال امرا ؤتی کیمپ۔
گواہ شد :- عبد الحمید سکنہ کالا سوالہ ضلع سیالکوٹ حال امراؤتی کیمپ: گواہ شد :- صالح محمد ابوی مولوی فاضل سکنہ قادیان حال امراؤتی کیمپ:

نمبر ۱۱۹ :- منکہ منظور محمد ولد منشی احمد جان ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج مورخہ ۲۴ جون ۱۹۲۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ والد صاحب کے متروکہ مکانات واقع شہر لدھیانہ میں سے جو حصہ میرا ہے۔ اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کمیٹی کو دیدیا جائے۔ اس میرے حصہ پر کمیٹی کو پورا اختیار ہے۔ یہ کل تین مکان ہیں۔ ان میں سے ایک مکان بیری والا خام تو خاص میرے نام پر والد صاحب نے پچیس برس کے قریب ہوا بقیمت ما ؏ روپیہ خریدا تھا۔ لیکن بعد میں اس کو از سر نو بھائی صاحب نے تعمیر کیا تھا۔ اس بات کا تصفیہ ان سے پوچھکر ہوگا۔ کہ انہوں نے یہ روپیہ کہاں سے لیکر لگایا تھا۔ اور کیا بوقت فروخت اصل زر خرید میرا ہے۔ یا سب روپیہ نفع میں ہم سب بھائی بہن والدہ شریک ہیں۔ دوسرے دو مکان جن میں ایک بڑا پختہ مکان ہے۔ اور دوسرا خام جس کا نام لنگر خانہ ہے۔ ان دونوں مکانوں میں میرا حصہ مشترکہ ہے۔ لنگر خانہ کی چھتیں بھی بھائی صاحب نے نئے سرے سے ڈالی تھیں یہ روپیہ بھی معلوم نہیں۔ کہ انہوں نے کہاں سے لیا۔ اس کا بھی تصفیہ ان سے پوچھکر ہوگا اس وقت میرے ایک بڑے بھائی اور تین بہنیں اور والدہ صاحبہ زندہ موجود ہیں۔ ایک بڑی بہن بڑی عمر بیوہ اور ایک بحالت شیر خوارگی فوت ہو چکی ہیں۔ میں اس وقت نہیں بتلا سکتا۔ کہ مجھے کس قدر حصہ ملیگا۔ اس وقت تینوں مکانوں کی قیمت فروخت قریباً ڈھائی تین ہزار روپیہ ہوگی۔ اس میرے حصہ میں سے باقی دو حصے موافق شرع تقسیم کئے جائیں۔ اور اس کے علاوہ جو جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ میرے قبضہ میں آ جائے۔ اس کا دسواں حصہ کمیٹی کو دیا جائے۔ باقی موافق شرع تقسیم ہو۔ موجودہ مکانات متروکہ والد صاحب مرحوم کا حدود اربعہ یہ ہے۔
شرق کوچہ عام۔ شمال کوچہ عام۔ غرب مکان منشی عارف علی و منشی عنایت حسین جنوب مکان منظور محمد موسی ولد منشی احمد جان صاحب۔
اور دوسرے مکان کا حدود اربعہ یہ ہے
شرق کوچہ عام غرب دیوار احمد شاہ ڈاکٹر شمال مکان مشترکہ متروکہ والد صاحب جنوب مکان رحیم بخش و محمد شفیع بلان دیوار اپنی ہے۔ رحیم بخش و محمود کی نسلیں: العبد :- منظور محمد بقلم خود انگوٹھا کاتب ق
گواہ شد :- نور الدین خلیفۃ المسیح اول۔ گواہ شد :- عبد الرحیم بقلم افتخار احمد۔ گواہ شد افتخار احمد:

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اللہ یار ولد علا ذات جوئیہ سکنہ چک ۲۰۵ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۱/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام شورکوٹ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی محمد ولد احمد ذات کھیرا سکنہ پڑوپی تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی مہنداو لد نہند ذات گنڈو ا سکنہ چک ۲۴۶ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام دریام برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی اللہ دتا ولد سکندر ذات جٹ سکنہ چک ۴۹۰ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام دریام برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی جیب ولد رانا ذات گنڈوا سکنہ چک ۴۹۵ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۳/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام دریام برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام محمد ولد محمد شریف ذات اکیرا سکنہ پڑوپی تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے۔ اور بورڈ نے مورخہ ۹/۱۲/۳۵ تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے۔ تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
ضلع جھنگ

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ
مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ پنجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی غلام محمد ولد محمد شریف ذات اکیرا سکنہ پڑوپی تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ صدر گذاری ہے اور بورڈ نے ۹/۱۲/۳۵ بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا مقرر کی ہے تمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ
ضلع جھنگ

(مہر عدالت مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور ۷ دسمبر۔ راجہ رام سنگھ والئے ریاست چمبہ اپنی کوٹھی چمبہ ہاؤس لاہور میں وفات پا گئے۔

عدیس آبابا ۶ دسمبر۔ آج ۱۹ اطالوی ہوائی جہازوں نے ڈیسی پر جہاں شہنشاہ حبشہ مقیم ہیں بمباری کی۔ جس کے نتیجہ میں ۳۲ اشخاص ہلاک اور ۲۰۰ مجروح ہوئے۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ حبشہ سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ آج اطالوی ہوائی جہازوں نے تمام محاذوں پر شدید بمباری کی۔ جیگا، ڈیسی اور ڈگابر پر کثرت سے بم برسائے۔ گونڈر میں بمباری سے کئی مقامات پر آگ لگ گئی۔ اس بمباری کے پیش نظر اٹلی میں تیل بھیجنے کی ممانعت کی تحریک اور بھی مضبوط ہو گئی ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے کہ چند دنوں کے اندر تیل کی ترسیل کی ممانعت کا اعلان کر دیا جائے گا۔ شاہ حبش نے کھلے شہروں پر بمباری کے خلاف لیگ کے پاس پروٹسٹ کیا ہے۔

امرتسر ۶ دسمبر۔ مولوی عطاء اللہ کو جو حکومت پنجاب کے نوٹس کی خلاف ورزی کرتا ہوا قادیان جا رہا تھا۔ جینتی پورہ سٹیشن پر گرفتار کیا گیا۔ اس کے ساتھیوں سے نوٹس کی تعمیل کرائی گئی۔ بٹالہ ریلوے سٹیشن پر ڈپٹی کمشنر۔ علاقہ مجسٹریٹ۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور دیگر حکام ضلع موجود تھے۔ مولوی عطاء اللہ کو گرفتار کر کے گورداسپور لے جایا گیا۔ اور زیر دفعہ ۳ کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ اس کا چالان کر دیا گیا۔ مسٹر ڈزنی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اس سے دس ہزار روپیہ کی ضمانت اور دس ہزار روپے کا مچلکہ طلب کیا۔ لیکن اس نے ضمانت دینے سے انکار کر دیا۔

گورداسپور ۷ دسمبر۔ آج مسٹر ڈزنی ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے مولوی عطاء اللہ کو حکومت پنجاب کے نوٹس کی خلاف ورزی کرنے کے جرم میں چار ماہ قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا۔

لاہور ۶ دسمبر۔ آج عدالت عالیہ لاہور نے لالہ ہرکشن لال کو سینئر سب جج لاہور اور اس کے بعد عدالت عالیہ کی طرف سے ممانعت کے باوجود لاہور کی بعض کمپنیوں سے روپیہ حاصل کرنے کے جرم میں دو دو ماہ قید کی سزا دی۔ یہ دونوں سزائیں اکٹھی شروع کی جائیں گی۔ اور دو ماہ کی قید

بھگتنے کے بعد ملزم اس وقت تک جیل میں رہیگا جب تک کہ وہ اپنے فعل کے لئے عدالت میں معافی اور مطلوبہ روپیہ ادا کرنے کے لئے تیار نہ ہو۔

لاہور ۶ دسمبر۔ آج حاجی غلام جیلانی صدر مجلس اتحاد ملت لاہور کو زیر دفعہ ۱۰۷ و ۱۵۱ تعزیرات ہند ایک تقریر کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا۔

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ ہند کے ہوم ممبر لاہور میں پنجاب گورنمنٹ اور مختلف فرقوں کے لیڈروں سے مسئلہ شہید گنج کے متعلق گفتگو کریں گے۔

نئی دہلی ۶ دسمبر۔ سندھ اور اڑیسہ یکم اپریل ۱۹۳۶ء سے علیحدہ صوبے بن جائیں گے۔

پینانگ ۶ دسمبر۔ پینانگ پر جاپان کے بمباز جہاز پرواز کر رہے ہیں جس سے شہر میں خوف و ہراس پھیل رہا ہے۔ جاپانی سفیر نے نانکن گورنمنٹ کو مطلع کیا ہے۔ کہ جاپان پانچ صوبوں کی مکمل آزادی سے کم کسی چیز پر مطمئن نہیں ہو سکتا۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ آج بشپ آف سالسبری بستر پر مردہ پایا گیا۔

لاہور ۷ دسمبر۔ آج مجسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں انہدام مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں گوردوارہ پربندھک کمیٹی اور دیگر اکالیوں کے خلاف مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ اور گواہان استغاثہ کے بیانات قلم بند کئے گئے۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ ڈیلی ہیرلڈ لکھتا ہے کہ سائنیور مولینی نے ایم لاوال کو اطلاع دیدی ہے۔ کہ وہ ہر اس تجویز کی مخالفت کریگا جس کی رو سے حبشہ کو کوئی علاقہ تفویض کیا جائے۔ نیز اٹلی ہر اس ملک سے سیاسی انقطاع کرے گا۔ جو تیل پر پابندی عائد کرنے کے حق میں ہوگا۔

لاہور ۷ دسمبر۔ کرفیو آرڈر کے اوقات میں تبدیلی کر دی گئی ہے۔ اب گھر سے باہر نہ نکلنے کا وقت دس بجے شب سے چار بجے صبح تک کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۷ دسمبر۔ آنریبل سر ڈگلس ینگ چیف جسٹس لاہور نے گجرات جہلم اور راولپنڈی کا مجوزہ دورہ ملتوی کر دیا ہے۔

امرتسر ۷ دسمبر۔ آج امرتسر میں ایک درجن مکانات پر پولیس نے چھاپے مارے اور تین مزدور کارکنوں کو گرفتار کیا گیا۔

سری نگر ۶ دسمبر۔ پونچھ کے مسلمانوں نے راجہ صاحب پونچھ کی خدمت ایک طویل عرضداشت ارسال کی ہے جس میں اپنی بعض مشکلات کے ازالہ کے سلسلہ میں چند مطالبات کئے ہیں۔ مطالبات کے پورے نہ ہونے کی صورت میں وہ ایجی ٹیشن کریں گے۔

ایتھنز ۷ دسمبر۔ صوبہ کریٹ میں ملوکیت پرستوں اور مخالف پارٹی میں لڑائی ہو گئی۔ جس میں دو اشخاص ہلاک اور دس زخمی ہوئے۔

کینبرا (آسٹریلیا) ۷ دسمبر۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ مشہور ہوا باز سر چارلس کنگسفورڈ سمتھ کہیں گر کر ہلاک ہو گئے ہیں۔

اوٹاوہ ۷ دسمبر۔ وزیر اعظم کینیڈا نے کہا ہے۔ کہ وہ تعزیرات کے متعلق ان تجاویز پر کاربند ہیں۔ جو لیگ آف نیشنز کی تعاونی کمیٹی کو بھیجی گئی ہیں۔

لنڈن ۷ دسمبر۔ پیرس کی اطلاع ہے۔ کہ حکومت فرانس نے قوانین پاس کئے ہیں۔ جن کی رو سے ان تمام انجمنوں کو توڑ دیا جائے گا۔ جو مسلح مظاہرہ کی تلقین کرتی ہیں نیز ہر اس شخص کو گرفتار کیا جائے گا جس کے پاس کوئی مہلک ہتھیار ہوگا۔ ایک اور قانون کی رو سے پریس پر سنسر بٹھایا جائے گا۔

لاہور ۶ دسمبر۔ مسٹر فرخ حسین بیرسٹر و میونسپل کمشنر لاہور کو ایک مقدمہ کی پیروی کے دوران میں کمرہ عدالت سے بطور پروٹسٹ چلے جانے کے الزام میں

دیوان حکم چند مجسٹریٹ درجہ اول نے گرفتار کرنے کا حکم جاری کیا ہے۔

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ کونسل آف سٹیٹ کے ممبران کی طرف سے گورنر جنرل کی خدمت میں ایک عرضداشت بھیجی گئی ہے۔ کہ وہ کونسل کی میعاد میں توسیع کر دیں۔ شاید گورنر جنرل یہ مطالبہ منظور نہیں کریں گے۔

نئی دہلی ۔ ۱۰ دسمبر۔ اسمبلی کے آئندہ بجٹ کے اجلاس میں غیر سرکاری بلوں کے لئے آٹھ دن مقرر کئے گئے ہیں۔ یقین کیا جاتا ہے۔ کہ بجٹ میں تخفیف کی بہت سی تحریکیں پاس ہو جائیں گی۔ اس لئے عین ممکن ہے۔ کہ وائسرائے کو خاص اختیارات سے فائننس بل پاس کرنا پڑے۔

مدراس ۷ دسمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سری نواس آئینگر پھر میدان سیاست میں آ جائیں گے۔

نئی دہلی ۷ دسمبر۔ آج چاندنی چوک دہلی میں پانچ دوکانیں جل کر راکھ ہو گئیں۔ نقصان کا اندازہ ایک لاکھ روپیہ لگایا جاتا ہے۔

ولنگٹن ۷ دسمبر۔ آسٹریلیا کی گورنمنٹ نے کرسمس تک ملک کے بے روزگاروں میں ایک لاکھ پونڈ تقسیم کرنے کی اجازت دی ہے۔

پیرس ۷ دسمبر۔ ایوان فرانس نے ۲۱۹ کے مقابلہ میں ۳۵۱ آراء سے حکومت پر اعتماد کی قرارداد منظور کر لی۔

لاہور ۷ دسمبر۔ لاہور کے حالات حسب معمول پر سکون ہیں۔ پولیس اور فوج کا پہرہ بدستور ہے۔ گرفتاریوں کا سلسلہ جاری ہے۔

شنگھائی ۷ دسمبر۔ جرنیل چیانگ کائی شیک کی جگہ وانگ چنگ وی چین کی ایگزیکٹو کونسل کے صدر مقرر ہوئے ہیں۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) اٹلی کے متوقع حملہ کی مدافعت کے سلسلہ میں جنگی تیاریاں

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی